www.novelsclubb.com
فصلِ گُل
از بالا خان
: novelsclubb
: read with laiba
03257121842

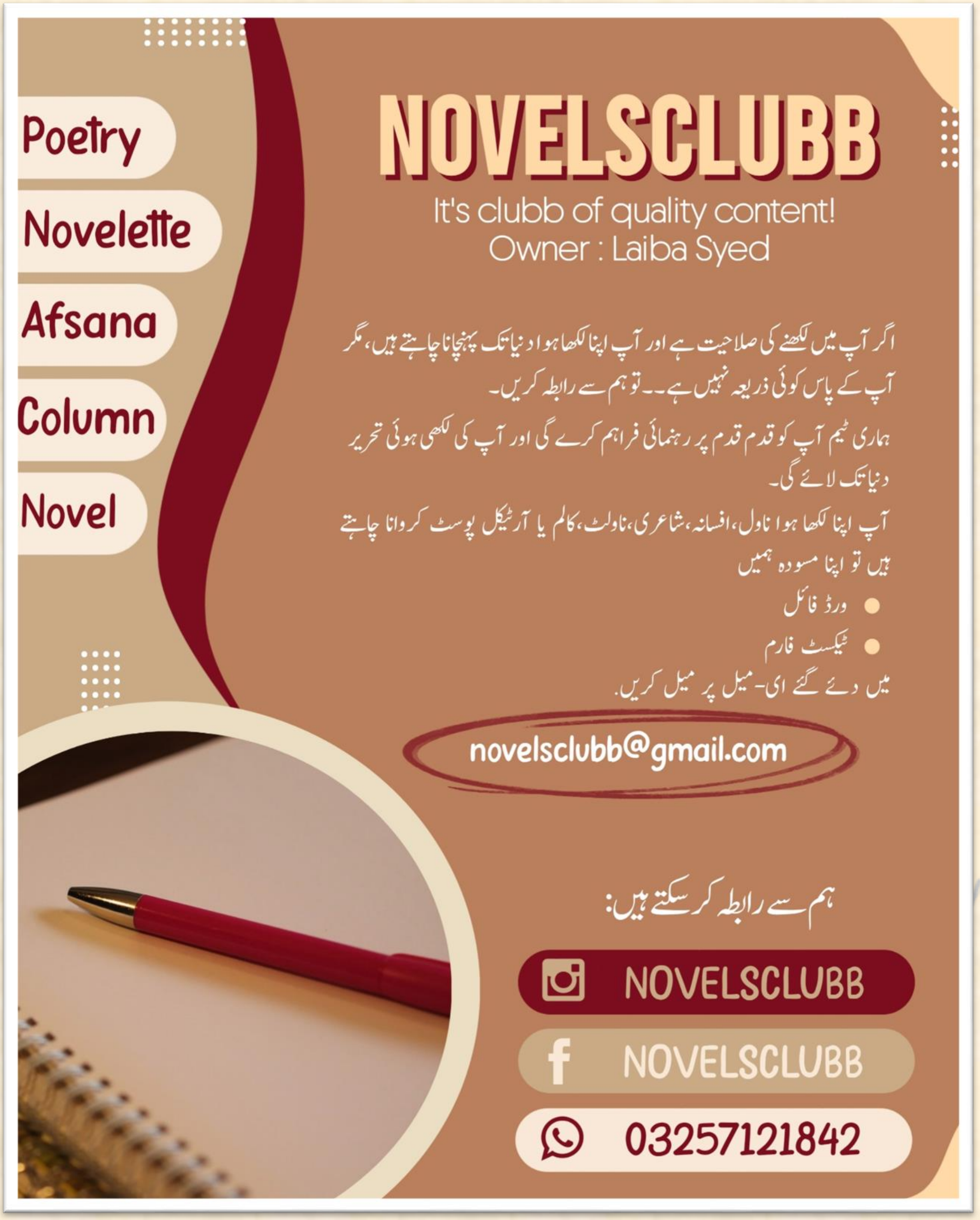
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فصلِ گل

از قلم

بالا خان

ناول "فصلِ گل" کے تمام جملہ حق لکھاری "بالا خان" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

فصلِ گل

قسط نمبر ۸

کوئی پوچھے تم سے ناقامی تمہاری ہر اک کو بھول کر کہ دینا محبت ہماری۔

صادم کی لاش ایک سہرا نما علاقے میں پھینک دی جا چکی تھی۔

جس کو چونٹیو نے کھا کھا کر اپنا پیٹ بھرا تھا۔

اور نو آز کراچی کے لئے نکل چکا تھا۔

اسکی سب سے بڑی

Achievement

پوری ہوئی تھی۔

جس کے بدلے نو آز کے لیڈر نے اسے روح پوش ہو جانے کا کہا تھا۔

کراچی سے نو آز کو سیدھا ایراق نکلنا تھا۔

ماہین بیڈ سے پشت ٹکائے بے آواز تو رہی تھی۔

ایک اور گناہ۔

آپ گناہوں کا آغاز محض ایک گناہ سے کرتے ہیں لیکن وہ بڑھتے ہی جاتے ہیں۔

جیسے آپ ایک جھوٹ بولتے ہیں لیکن اسکو چھپانے کے لئے آپ کو بے شمار جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔

ماہین رونے کے ساتھ خود کو لعنت ملامت بھی کر رہی تھی۔

اماں ابا سے بھی جھوٹ بول کر انہیں تسلی دی تھی۔

لیکن کون جانے وہ جو گزر جاتے ہیں وہ لوٹ کر نہیں آتے پھر وہ انسان ہو یہ وقت۔

میں اتنی بری بہن ہوں میں سگہ بھائی تک نگل گیا۔

اے اللہ میں کیا کروں میرے سے غلطی ہو گی ہے یہ شاید ایک گناہ یہ ایک قتل۔

وہ رو رہی تھی آنکھیں رو رو کر سوج چکی تھی۔

چہرا پثر مردہ محسوس ہو رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ماہین اٹھی اور نمبر ملانے لگی

شاہ نین ایک واحد راستہ تھا جو صادم کو بچا سکتا تھا۔

سنسان سڑک پر چلتے حبیبہ اپنے نہ کردہ گناہوں کو دہرا رہی تھی جب ہارن کی تیز آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی اس سے پہلے وہ گاڑی سے جا لگتی کسی نے ایک جھٹکے سے اسکے بازو کو پکڑ کر اپنی اور کھینچا

گاڑی تیز رفتار کے ساتھ حبیبہ کے ساتھ سے کسی چھلاوے کی طرح گزری۔

آنکھیں بھینچے وہ ایک ہاتھ منہ پر پھیلائے یہ دیکھ نہ سکی کے کون اسکا بازو پکڑے کھڑا ہے۔

سہر انمی علاقے میں پڑی صادم کی لاش کیڑے مکوڑوں سے بھر چکی تھی نو آز اپنی مخصوص منظل کی طرف روانہ تھا جبکہ رفی اور بالاج اپنے مخصوص آڈے پر کھڑے کچھ سامان سمیٹنے کی تیاریوں میں تھے۔

انہے بھی نواز کے ساتھ روح پوش ہو جانا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد فون اٹھالیا گیا تھا۔

نسوانی آواز ماہین کی سماعتوں سے ٹکرائ۔

جی کون.؟

آنسو ضبط کرنے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔

م۔م ماہین۔ماہین نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

جی۔؟ مکابل نے مصروف انداز میں جواب دیا۔

شاہ نین پلیز ہیلپ می۔ماہین نے بمشکل اپنے آنسو اندر اتارے۔

کیسی مدد۔؟

ماہین نے ساری بات شاہ نین کے گوش گزار کی۔

د۔دیکھیں وہ مجھے دھمکاتا تھا ک۔کے اگر م۔میں نے صادم کو اسکے حوالے نہ کیا تو وہ مجھے بد

نام کر دے گا۔

اپنی طرف کا سب چھپاتے ہوئے وہ ایک بار پھر بے قصور بننے میں کامیاب ہو چکی تھی۔

مکابل نے کوئ جواب نہ دیا۔

وہ خموش رہا۔

ماہین نے اپنے لبوں پر زور سے ہاتھ رکھتے ہوئے خود کو رونے سے باز رکھا۔

اوکے۔

لیکن ایک شرط پر۔شاہ نین نے جواب دیا۔

حبیبہ نے آہستگی سے بازو منہ سے ہٹایا اور آنکھیں کھولیں۔

منظر صاف ہوا۔

سامنے جانی پہچانی سی آنکھیں تھی۔

چہرے پر پہنا فلسطینی نقاب جو چہرے اور سر کو ڈھکے ہوئے تھا جس میں سے بس سخت، سرخ آنکھیں نظر آرہی تھی۔

ایک پل کو تو حبیبہ گھبرا کر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی۔

مکابل کے اچانک چھورنے پر وہ گرتے گرتے بچی تھی۔

پھر غصے سے مکابل کو دیکھتی ہوئی کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھی کے رک گئ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ شاید آندھی ہونے کے ساتھ ساتھ دماغی مریض بھی ہیں بی بی۔

اوہ ہیلو۔حبیبہ ایک دم غصے سے بولی۔

تم جو بھی ہو آئی ڈونٹ کئر۔

اور شاید آپ میرے دیوانے ہونے کے ساتھ ساتھ میرے گارڈ بھی بن گئے ہیں

رائٹ مسٹر

Unknown

اس لئے ہی مجھے بچانے کی کوشش میں ہو۔؟

حبیبہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے مقابل

کو دیکھا۔

مکابل نے بازو سینے پر باندھتے ہوئے اس پانچ فٹ کی غصیلی بی بی کو حیرت سے دیکھا۔

جی جی بی بی میں تو اتنا فارغ ہوں کے آپ کا گارڈ بنوں گا۔

خوش فہمی۔ہونہ مکابل نے آنکھیں گھمائی۔

حبیبہ نے بھی جوابی کارروائی کی۔

بس بس زیادہ ہو گیا اگر تم میرے گارڈ بننا چاہتے ہو تو اٹس اوکے۔

حبیبہ نے ایک ادا سے کہا۔

مکابل نے ہلکی سی چپت حبیبہ کے سر پر لگائی۔

ٹڈی نہ ہو تو اور باتیں دیکھ لو۔

حبیبہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

ک۔ کیسی شرط ماہین نے بکھلاتے ہوئے جواب دیا۔

ہوں۔ مکابل نے لمبی سانس خارج کی۔

ماہین تم جانتی ہو اتنی مشکلوں میں تم کیوں پڑی ہو۔؟

ماہین خموش رہی۔

حبیبہ شمس تو یاد ہی ہو گی تمہیں۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت کرتی ہو لیکن میں ایسی عورت کو کبھی دل میں جگہ نہیں دے سکتا جو محبت حاصل کرنے کے لئے اپنی عزت لوٹاتی پھرے۔

جو کچھ تم نواز کے ساتھ کر چکی ہو وہ ایک نا ایک دن تمہارے سر پر آ کر گرے گا۔

گناہ ہمیشہ ساتھ رہتے ہیں خیر میں بھی کسے سمجھا رہا ہوں۔ شاہ میں نے طنز کیا۔

ماہین کا چہرا خفت سے سرخ ہو گیا۔

تمہیں کچھ خاص نہیں حبیبہ کے گھر جانا ہے۔آگے تم سمجھ گیا ہو گی میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔

اگر ٹھیک ہے تو اگلے 24 گھنٹوں میں نواز سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔

خدا حافظ۔ مکابل نے ماہین کو جواب کا موقع نئے بغیر فون کاٹ دیا ماہین نے دل ہی دل میں

"منظور ہے" کہا تھا۔

فون ایک جگہ رکھ کر ماہین وضو بنانے غسل خانے کی طرف بڑھ گئ۔

تم جو بھی ہو نہ ماسک مین آیندہ میری مدد کرنے کی ضرورت نہیں ہا تھی کہی کا۔

حبیبہ نے منہ بسور کر کہا۔

مکابل خاموش رہا۔

ویسے ماسک مین تم یہ چہرا چھپا کر کیوں رکھتے ہو۔

حبیبہ نے رازداری سے پوچھا۔

مکابل ہنس دیا ہلکا سا۔

حبیبہ اسکے ہنسنے پر حیران ہوئے بھلا اس میں دانت نکالنے والی کیا بات ہے۔؟

حبیبہ نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے ہی تھے کے مقابل بول اٹھا۔

اوک خدا حافظ آپ اب جائے خیریت سے کہتا وہ ایک سری نظر حبیبہ پر ڈالے بغیر مڑا اور اپنی سمت چل دیا۔

حبیبہ کھڑی اسکی پشت تکتی رہی جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

اسکے ہوا میں تحلیل ہو جانے کے بعد حبیبہ بھی اپنی منزل کی طرف چل دی۔

نواز کی گاڑی کا ٹائر خراب ہونے کی وجہ سے انہیں سلطان میں ہی رکنا پڑا۔

سلطان کے ایک انسان علاقے میں نواز ایک کچی بلڈنگ کے اندر گاڑی ٹھیک ہو جانے کا انتظار کرنے لگا۔

اسے جلد از جلد ایئرپورٹ پہنچنا تھا۔

ماہین اگلی صبح ہی حبیبہ سے معافی مانگنے کی نیت کر چکی تھی۔

اس لئے عسر کی نماز کے فوراً بعد حبیبہ کے گھر کے لئے نکل گئ۔

شاہ نین جانتا تھا کے ماہین ضرور جائے گی اسکی چھٹی حس ہر بار یہ سوچنے پر کے وہ جائے گی بھی کے نہیں ہمیشہ یہی یاد کرواتی کے وہ جائے گی۔

اس لئے شاہ نین نے کراچی سے کسی بھی نواز نامی آدمی یہ شیر خان نامی آدمی کو فوراً گرفتار کرنے کا اعلان کیا تھا۔

شاہ نین کرمنولوجی مکمل کرنے کے بعد ایک کابل پولیس آفسر تھا۔

اس لئے اسکے ایک آرڈر پر لوگ ادھر سے ادھر ہو جاتے تھے۔

شاہ نین بیس مینٹ میں ایک تاریک کمرے میں بیٹھا کمپیوٹر پر انگلیاں تیزی سے چلا رہا تھا

سامنے بے شمار سکرین اور نیچے الگ تھلگ سسٹم رکھے تھے۔

ایک طرف کسے بلڈنگ کا سیسی ٹی وی کیمرہ بھی آن تھا۔

قدموں کی چاپ پر شاہ نین کی چلتی انگلیاں تھمی۔

ماہین حبیبہ کے گھر کے باہر کھڑی تھی۔

ایک ہاتھ میں ٹیولپس کا گچھا پکڑے اس نے دور بیل بجائی۔

Clubb of Quality Content

دروازہ کھولنے مدیہا ہی آئی تھی ماہین کی اچانک آمد پر مدیہا حیران ہوئے پھر خوش دلی سے

اسے اندر لے آئی م

اندر آتے ہی ماہین کا سامنا حبیبہ سے ہوا جو سامنے کھڑی کہی جانے کے لئے تیاری کر رہی تھی

۔

ماہین کو دیکھتے ہی حبیبہ کی آنکھوں سرخ ہوئی تھی ماہین نے خفت سے چہرا جھکا لیا۔

آقصہ بھی سامنے ہی کھڑی تھی۔

ماہین کو دیکھتے ہی پھلے کنفیوژن سے مدیہا کو دیکھنے لگی پھر کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے ماہین کو

ڈرائنگ روم کی جانب لے گئی حبیبہ لب بھینچ کر رہ گئی۔پھر سرخ چہرا لیا اپر کی طرف چل دی

۔

آج اتنے دنوں بعد حبیبہ نکو اقصیٰ نے سہی سے بلایا تھا انکے ساتھ کہی جانے کے لئے وہ تیار

ہوئی تھی لیکن اس سب پر پانی پھر چکا تھا۔

ڈرائنگ روم میں بیٹھی اقصیٰ بیگم منتظر سی نظروں سے ماہین کو دیکھ رہی تھی ماہین انگلیوں کو

مڑوڑتی ہوئی اقصیٰ بیگم کو سب بتانے کی کوشش کر رہی تھی۔

اقصی بیگم کچھ دیر تو خموشی سے ماہین کو دیکھتی رہی پھر بولی۔

آں میں حبیبہ کو بلواتی ہوں۔

میری وہ مدیہا کو آواز دینے لگی۔

مدیہا فوراً جی ہاں کہتی حبیبہ کو پیغام دینے چل پڑی۔

ماہین خموش رہی۔

حبیبہ کمرے میں داخل ہوتے ہی سنگھار آئینے کے سامنے کھڑی ہو گی۔

آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی آنسو آنکھوں سے باہر آنے کو بے تاب تھے۔

کچھ دیر خود کو یو ہی دیکھنے کے بعد حبیبہ واش روم کی طرف چل دی۔

پانی کے چھینٹیں چہرے پر مارنے کی وجہ سے سرخی تھوڑی کم ہوئی تھی۔

کمرے پر دستک ہوئی تو حبیبہ نے شانوں پر سٹال پھیلا کر دروازہ کھولا۔

سامنے مدیہا تھی۔

گاڑی اپنی منظل پر رواں دواں تھی جب نواز کا فون بجا۔

نواز نے فون کی سکرین آنکھوں کے سامنے کی سامنے رفی کالنگ جگمگا رہا تھا۔

نواز نے فون کان سے لگایا۔

لیڈر رفی گھبرائے ہوئے آواز میں گویا ہوا۔

نواز کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔

ہاں رفی۔؟ بھاری آواز رفی کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

لیڈر ہمنے جو ہومیوپیتھیک کے نام سے چشمہ پر سل کروایا تھا اس پر چھاپا پڑ گیا ہے پولیس نے ہمارے دو بندے جو چشمہ کے اڈے پر موجود ہیں انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

نواز کی کھڑکی سے باہر دوڑتی نظریں پھیلی تھی۔

میں سمجھا نہیں رفی۔؟

لیڈر ہماری امپورٹ ایکسپورٹ رک چکی ہے۔

پولیس ہر شہر کے قریب الرٹ جاری کروا چکی ہے۔

بالاج اور میں اڈے سے نکل کر آپ کے پیچھے ہی ارہے ہیں ہمیں جلد از جلد ایئرپورٹ پھنچنا ہو گا۔

نواز کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی۔

Clubb of Quality Content

لیکن رفی یہ سب کس نے کروایا۔؟

لیڈر کیا آپ نہیں جانتے کے آپ صادم کو مار چکے ہیں جس سے اس کی بہن باخبر ہے اور آل بھول چکے ہیں کے آپ کا دشمن آپ ہی کا بھائی بھی کہا جاتا ہے۔

نواز نے اگلی کوئی بھی بات سنے بغیر فون کان سے لگا ہٹا کر شاہ میں کر نمبر ملایا۔

رنگنگ........

کچھ منٹ بعد فون اٹھالیا گیا۔

نواز نے شاہ میں کو ایک گالی سے نوازا۔

شاہ نین خموشی سے اسکی گندی زبان سنتا رہا وہ جانتا تھا یہ سب کس لئے ہے۔

آخر میں نواز نے ایک ہی بات کہی تھی۔

تم کیا مجھ تک تمہاری نسلیں بھی نہیں پہنچ سکتی۔

آخری بات چبا چبا کر کہتا وہ شاہ نین کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

میڈیا نے نیچے آنے کا کہ کر قدم واپس موڑ لئے حبیبہ اپنے آنسو پیتے ہوئے زینوں کی طرف بڑھ گئ۔

ڈرائنگ روم میں خموشی ہنوز قائم تھی۔

حبیبہ نے اندر آکر اپنی جگہ سب سے الگ تھلگ ایک سنگل صافے پر سنبھالی۔

اقصہ نے حبیبہ کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھا پھر خموشی سے اٹھ کر جانے ہی لگی تھی کے ماہین

نے روک لیا۔

آنٹی۔

ماہین کی آواز پر وہ پلٹی۔

ہاں۔؟

آنٹی میں کچھ بتانا چاہتی ہوں۔ ماہین کی آواز بھرائ تھی۔

اقصہ واپس بیٹھ چکی تھی۔

حبیبہ سر نیچے کئے یہ سمجھ چکی تھی کے وہ کیا بات کرنا چاہتی ہے۔

م۔میں نے یہ سب اپنے دل کی خاطر کیا۔

اقصہ نے حیرت سے ماہین کی جانب دیکھا۔

میں سمجھتی نہیں بیٹا۔

ماہین کا سر شرم سے بس زمین میں دھنس جانے کو تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ماہین اسے ہر بات اقصی کے گوش گزار کی جس میں ایک بار پھر اپنا اور نواز کا پلان پی چکی تھی۔

اتنی دیر میں حبیبہ کا چہرا آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔

اقصہ حیرانی سے زمین میں کوئی غیر مرئی نقتے کو دیکھ رہی تھی جبکے ماہین اب آٹھ چکی تھی چہرا آنسوئں سے تر محسوس ہوتا تھا۔

ماہین نے تیز قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔

ڈرائنگ روم میں دو لوگ خموشی سے بیٹھے رہ گئے حبیبہ اسی خموشی سے اٹھی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

سب سے مشکل کام کیا ہوتا ہے۔؟

جب آپ مر چکے ہوں اور زندہ رہنے کی کوشش کر رہے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842